



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

میں تین سال کی عمر کا ایک بچہ جو ان ہوں۔ میری عمر تقریباً پندرہ سال تھی جب میرے والد صاحب نے مجھے روزہ رکھنے کی تلقین کی۔ اس وقت میں بھی روزہ رکھ لیتا تھا اور بھی پھر روزہ رکھ لیتا تھا کیونکہ اس وقت میں روزے کے حقیقی معنی و مضموم سے آشنا نہیں تھا لیکن بالغ ہونے اور روزہ کے معنی و مضموم سے آگاہ ہونے کے بعد میں نے ہر مہینے کے روزے رکھنا شروع کر دیتے اور پھر بھی ایک روزہ بھی ترک نہیں کیا۔ میر اسال یہ ہے کہ کیا مجھ پر گرشہ سالوں کے ان روزوں کی قضاواجب ہے جو میں نے نہیں رکھتے، یاد رہے میں نے اٹھارہ سال کی عمر میں باقاعدہ روزے رکھنے شروع کر دیتے ہیں؟

## اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

و عليکم السلام ورحمة الله وبركاته

اب الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

جب انسان کی عمر پندرہ سال ہو جائے تو وہ شرعی احکام کا ملکہ ہو جاتا ہے کونکہ یہ عمر بلوغت کی عمر ہے، لہذا سائل نے بالغ ہونے کے بعد بوجوڑے ترک کئے ہیں ان کی قضا لازم ہے۔ روزہ کی حکمت سے ناواقفیت ترک روزہ کے لیے عذر نہیں بن سکتی، لہذا اسے چاہیے کہ جو روزے نہیں کئے تو ان کی قضا بھی دے اور کفارہ بھی یعنی ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلانے اور اگر ان روزوں کی صحیح تعداد معلوم نہ ہو جو اس نے نہیں کئے تو اختیاط کے ساتھ تنہ دن روزے رکھ لے کہ یقین ہو جائے کہ اس نے نہ پہنچ زمر روزوں کی قضا کو پورا کر دیا ہے۔

حذاما عندی والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج 2 صفحہ 167

محمد فتویٰ